بریں واشنگٹن کے ایسے مرحلوں سے گذارا گیا کہ اُسے پوری دنیا میں اسلام ہی نفرت وحقارت کی چیز نظر آنے لگی۔ اور وہ اس لئے اپنے عظیم چچا کو قتل کر بیٹھا کہ وہ اس اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا چاہتے تھے کیا اس اسلام دشمنی دہریت اور الحاد تک پہنچانے میں قاتل کی مغربی تعلیم گاہوں اور دشمنوں کی مخش اور بدکار صحبتوں اور لادینی نظریات کا دخل نہیں جو شہزادہ شاید اسلام کا بہترین خادم بن سکتا تھا غیروں کی تربیت اور باطل نظریات کے ہتھے چڑھ کر اسلامی تاریخ کا ایک بدنما داغ بن گیا جو لوگ اپنے ہاتھوں سے اسلام سے بغاوت کی بھٹیاں تعلیم وتربیت کے نام سے تیار کر لیتے ہیں اور پھر اپنی اولاد کو مغربی اور اشتراکی تہذیب کی بھینٹ چڑھا کر انہیں جہنم کا ایندھن بناتے جا رہے ہیں۔ کیا انہیں جَو سے گندم کا ثمرہ مل سکتا ہے ——؟

قطعیات دین کو مشتبہ نہ بنائیں

ہمارے وفاقی وزیر خزانہ رانا محمد حنیف صاحب نے بجٹ پر تقریر کے دوران یہ مژدہ سنایا کہ "ربا" کو ختم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ یہ سوال ابھی زیر غور ہے۔ کہ موجودہ سود اور سودی نظام "ربا" کے تحت آتا بھی ہے یا نہیں —— اس کے جواب میں سوائے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کے اور کیا کہا جائے۔ "ربا" کے خاتمہ پر "غور" کا سلسلہ تو اس "اسلامی حکومت" کے قیام سے لیکر اب تک برابر جاری رہا۔ مگر اب تو سرے سے موجودہ سودی نظام کی غیر اسلامی اور غیر انسانی حیثیت بھی مشتبہ بنا دی گئی اور یہ ان لوگوں کی زبان سے جو دعویدار تو سوشلزم کے ہیں۔ مگر آج وکالت مغرب کے ملعون سرمایہ دارانہ نظام کی سودی معیشت کی کر رہے ہیں۔ یہی لوگ تھے جو دو سال قبل اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ، سود کی بندش سے متعلق قرارداد کو "بھاری اکثریت" سے مسترد کر چکے ہیں۔ اگر سودی نظام ختم کرنے کی بات ہے تو اس کے لئے نہ تو اندیشہ ہائے دور دراز کی ضرورت ہے۔ نہ شیطان کی آنتوں سے بھی لمبے غور وفکر کی۔ بس ایک مومنانہ جرأت اور ایمان ویقین سے بھرپور پیش قدمی کی ضرورت ہے۔ متبادل راہیں خود بخود آگے بڑھ کر ہمارے قدم چومیں گی۔

قادیانیت اور چند مبارک فیصلے

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والے ۷ ستمبر کے فیصلہ کے بعد فوری ضرورت اس فیصلہ کے اجراء اور اس کے مطابق قانون سازی کی ہے۔ مگر افسوس کہ حکومت نے اسے اب تک درخور اعتنا نہ سمجھا